

TAMEER-E-HAYAT

FORTNIGHTLY
NADWATUL-ULAMA, LUCKNOW-226007 (India)

بہترین روز پر عطریات جو میں بھی خوشکے لئے مشہور ہیں!

عطرِ جمیع

ATTAR MAJMUA 96

ATTAR NASEEM

حامی ایمپریئر پرفوئرنس جامع مسجد بمیں عرض
HAMI & CO. Perfumers
Juma Masjid, BOMBAY-2 (INDIA)

PREMIER ADVERTISERS



بیسی میں

فائلنے کیتے اور
بیوہ بات سے بھر پور

مشایان اور حلیات

عندق و لیدند
شیلائی افلاطون

انہے کے علاوہ خصوصیت پہنچتے ہیں

ذری فروٹ بری

بلک کیک + فلاشند + نلائی + برلنی + کوکولائی برلنی

ہر قسم کے تازہ وغیرہ

بیک

نان خطاہیان

ضیبدنہ کا متابکہ اعتماد مرکز

سیلان شہان مشایان وال

بیشاڑہ مسجد کے بینچے، بمبی ڈنٹ
بیکنی - ۳۲ - حسنہ ملی روڈ بیٹھے -

قرآنی تبل کی خاص پیپان

بیٹل پر میونڈی پیگنگ لائسنس
نمبر ۱۸/۷۷ ضرورتیں
کپسٹول پر (۱) مارکہ گیں
اگریں مارکہ لائسنس نہیں ہو
اگریں مارکہ ہو یاد رہا مارکہ ہو
ہر گز خریدیں۔

درد، زخم، چوت، کٹنے، جلنے
کی شہور دوا

اندھیں کھیکھنی، مہمنا تھجھنی، یوپی

تاجِ حیات

بیس روزہ

یہ پانچ بائیں اللہ کی رحمت سے محروم کرتی ہیں:

- ۱۔ شرک جلی، بنی اسرائیل نے جب گوسالہ پرستی اختیار کی تو ان پر ذلت مسلط کر دی گئی، اور اللہ نے فرمایا کہ وہ مجرموں کو اسی طرح سزا دیتا ہے اور قدرت کا قانون ہے کہ ادھر کسی فرقہ یا طبقہ یا برادری شرک جلی میں مبتلا ہوئی اُو صربے برکتی آئی مسلمان توحید کے این ہیں لیکن ان میں بھی دوسروں کے اثر سے یا خود غرض اور مفاد پرست رہناوں کی وجہ سے شرک یا شرک پر روم و رواج آجائتے ہیں اور خدا سب کچھ برداشت کر لیتا ہے لیکن شرک کو برداشت نہیں کرتا۔
- ۲۔ وہ گناہ جن سے خدا کا غضب نازل ہوتا ہے۔ وہ گناہ جو گھروں میں ہوتا جو محلوں میں ہوتا ہے جو چیزیں اللہ نے حرام کی ہیں۔ حرام رشتے ناجائز تعلقات جن سے اللہ نے اس کے رسول نے منع فرمایا ہے۔ شراب نوشی، جو بازی یہ وہ چیزیں ہیں جو اللہ کی مدد سے محروم کرتی ہیں اور بے برکتی کا سبب نہیں ہیں۔
- ۳۔ ظلم، اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ظلم کو برداشت نہیں کرتا کہی معاشرہ میں کسی بھی طبقہ پر ظلم ہو خدا کی رحمت سے محروم کا سبب ہے۔ بعض دفعوں ایک ظلم نے سلطنتوں کے تحت اُٹ دیئے ہیں، ایک بیوہ کی آہ اور ایک تیم کی فریاد نے انقلاب برپا کر دیا ہے۔
- ۴۔ غرور اللہ کو ناپسند ہے اور صحابہ کرام کے شکر کو بھی اس نے اس میں تشنی نہیں کیا۔ غزوہ ہنین میں مسلمانوں کو اپنی کثرت تعداد پر اعتماد ہوا تو ان کو شکست ہو گئی اور انہیں پسپا ہونا پڑا۔
- ۵۔ ملت کے ملی تقاضوں سے غفلت کہ ہر شخص اپنے کام میں ملک ہو، اپنی دولت و تجارت کی نکر کرے ملی مل سے کوئی وچھپی نہ ہو، اپنے ذاتی مفادات کو ملی مفادات پر ترجیح دے۔ یا خود غرضی اور انا نیت قوموں کو کہیں سے کہیں پہنچا دیتی ہے۔ (مولانا سید ابوالحسن علی ندوی)

پنجابیاں دوڑ ہوئیں گی، ان کی اذن لون
حضرت مولانا نے بھاٹھری میں اس

ان کی ہزاروں، ان کی شرافت اور
بھرداری سے بھائیوں دوڑ ہوئیں گی

یہ راؤں کی بھاری نے دعا کرتے
ہوئے بھر طرف رجھ دالا۔ (روزی تقریب

جلدی شائع کی جائے گی اتنا انتہا۔

عاصم پور سے مولانا باقر حسین صاحب

نامہ درس امدادی مراد آباد، سولانا

ساز اسلام صاحب دہرانا انعامزی

صاحب دیوبی اس و مذہبی شامل ہوئے

بناء کا گھنے دھکی اتنا بیان

اور درس امدادی کی لڑائی سے سفر

شروع ہوا۔ صبح ہی صبح وند جامعہ

الصالحات کا عایضہ کرتے ہوئے

روانہ ہو گی، روانہ ہوتے ہی یہ قائل ہے

مجھ کو جامِ حضرت مولانا اور بھج

پا ۳ بیجہ دن بیس اشرون جو ہر باری اسکوں

بیس سلسلہ مخلوق اجتماع تھا۔ مذکور

محمد اشتیاق حسین ترشی نے جلس کی صدارت

کے مذاہ اور تعلیم پاٹے مسلمانوں اور اسماں

مذکون پاٹی تھی۔

دو ران تقریباً حضرت مولانا نے

نقاشی روشی میں بیام اتنا بیانت کی ہے

سیان کے اور ملک کی موجودہ تشریف ناک

ہے، اسی میں بھر طرف کے اذکار

تقطیف نہ ہو، بازار میں آپ کا

زخمی ہے کہاں قبولی میں کی تھی

تقطیف نہ ہو، کسی قسم کی ملاوٹ

نہ ہو، زبان آپ کی بھی، ہاتھ

آپ کا چکا ہوا، فریاد کا پکا

ہے، آپ راست سے فریاد کا پکا

رضاخواہ کیا جس کی اس طرف تے تایید

کی گئی۔ عہد نامہ کا چھپا ہوا تام قسم بھی

کی گیا۔ میاں بھر طرف صاحب غماقی کے

ہجاتی ہیں۔ وہ بھر طرف صاحب غماقی کے

ہجاتی ہیں۔ میاں بھر طرف صاحب غماقی کے

نومسلم فرنیسی عالم مویں بوکاٹی سے

ایک ملاقات

قرآن کریم میں سائنسی معلومات:

س، قرآن کریم اور دیگر کتب میں
کے مطالعہ کا انتشار درست دلیل آپ کے
اندر بھی پیدا ہوا وہ کیوں؟

چ، قرآن کی زندگی

میں عام شہروں کی طرح میں

نے بھی اسلام کے متعلق صرف

یہ چنان کا "اسلام محمد نبی کے نام سے تصنیف کی، اس میں جدید سائنسی اور کتب سائنسی کے بعض جوابات تحریر فرمائے۔ کیونکہ گفتگو میں موصوف کے محاضرات ہوتے رہتے ہیں۔ مصروف اپنی فرجا بند ارادت اور علیحدی تحقیق و تدوین سے ساقی خانزی پڑھنے کے لئے۔

۵۔ برس کے اسلام کے متعلق

پڑے بڑے اہل علم کی اپنا ہمہ اور اپنے اس خال کا فائل بنائیے ہیں کہ قرآن کسی بشر کا قول ہیں اللہ کی طرف سے دی جائے۔

ایمان و یقین نے اس

نذریں کا اصل سبب ہے۔

کا طبیب ہوا۔ میرزا ہرے

نکے کو دیگر کتب سائنسی اور اسلام کے متعلق غلط ترین اور زہریلے افکار و نظریات کے ہالی رہے، اور بیجان

خود ساخت نظریات پر مشتمل ہیں۔

ایسے بے شمار تھا اپنے اندر سوچنے ہوئے ہے جن کا خاطر خواہ علم انسان کو اس دور جدید میں گزرا ہوا۔ اب بھی اس کے

دوران بعض لوگوں نے بھی

بیان کو اسلام کے متعلق بھی

ذیل سے ہم ذاکرہ موریں بوکاٹی سے لے کے ایک اسڑد بکار تحریر پیش کر رہے ہیں۔ یہ اسٹرڈیو کے مکمل سے شائع ہے۔

معنی چھت

انسان کے سارے سائنس

کیا کہتے ہے اور اس سلسلہ میں مسبب ہے۔

قرآنی تھانوں اور ستدیوں کے میں اور تقدیریں

اور ایک بسوٹ مفہوم ہے۔

"اصل الافاظ" میں دیکھو

ج، جیسے ایک کتاب

کو سر کرنے میں لگتا ہے۔ یا اس خیں نے عربی

زبان سیکھنے کے میں دیکھو

دو سال تک محنت و شوق سے اسی ہم

محسوس ہوا کہ وہ اپنے قول ہیں حق بجا بان

ہیں اور اسرا غلطی پر ہوں بلکہ خود سے

اسانہ غلطی پر ہوئی۔ اس طرح کتب ملات

ٹیکی و شرن اور نظریاتی پر وکرگرام میں میں

کے لئے جو کہ پڑھا، دیکھا اور ساتھیں

پریکت نہ خدا شرح پڑھ گی۔ لیکن میں حرث

تیز ہوں گے اپنے سوچ و دردی میں میں

اعتدال کیاں سے لاوں اور اپا غلطیوں

کی اصلاح کس طریقہ کروں۔

س، مطالعے اپ کے

نالہ کی کرنے والے ہیں میں طلاق کے شام

چاہئے مکھیوں کے میں دیکھو

دو روز کے میں میں اس سلسلہ میں بعض

بڑ دن سے جاتا ہے۔

س، بچا خیر کس کی

کارستا ہے؟

ج، بھی بانیں اور داروں

کچھ اڑھے؟

ج، بھی بانیں اور داروں

کا نظریہ کا شدت سے خالی میں داروں

دوں قبل میں نے شمال اور مغرب افریقہ

کا سوریکا اپاں تھقت انسان اور داروں

کے ابجا کردہ سیل اور تھا کاں اس کی

حصارت بھرے ہے میں کی داروں سے

کسی قسم کا تھوڑی بھی کیا۔ اس سلسلہ

اجتناب مدرسہ امدادی میں ہوا۔ اس میں

محبیہ دیپارسٹے، اسی شرافتی اطاعت کے علاوہ

درستی طرف سے جلس کا بھی اہتمام کیا تھا

خوبصورت گیت اور اسے جلس کا اور

حصہ بھی تھی اور دیگر تھے جلس کی تھی

او اعلیٰ مذہبیہ اسلام کے عقائد، نمازی

یا مسجد اور مسجدیں اور مساجد کا تعارف

کیا ہے۔ ایک محمد اشتیاق حسین ترشی نے

افتتاحی تقریب میں دوڑہ کے میں دیکھنے دی

مذاہدہ میں ایک مساجد کے میں دیکھنے دی

دوست میں جس جذبے اور درد کے ساتھ ہے

او اعلیٰ مذہبیہ اسلام کے میں دیکھنے دی

نافہ شعبان سے رمضان المبارک کا اہتمام

حول ناصحہ زرگانی، استاد حفہ احمدیت دارالعلوم مسندۃ العلماء لکھنؤ

میں اشٹر کے حضور گھر تھے ہو کر فراز را چھو
اسی لئے کہ اللہ تعالیٰ اسرات میں اسان
دنیا پر نزول فرنا تابے اور پھر اعلان فرنا
بے کوئی منفعت کا طالب ہے کہیں اس
کی منفعت کو دیں، کوئی طالب فرنا ہے
کہیں اس کو رزق عطا فراؤں، کوئی

صیحت زدہ مجھ سے غایبت طلب کرنے

والا ہے کہیں اسے غایبت سے فروز و زدہ

اس کے علاوہ اسی طرح کے اور اعلانات

جہاں اشٹر تعالیٰ ہے جو مجھ کھانے پینے

سے بے نیاز رکھتی ہے، جس کی وجہ سے میں

بلائیں شفت کا سلسلہ روزہ رکھتا

ہوں لیکن تمہارے لئے اسیں زحمت

کے اعتماد سے اگرچہ ضعیف ہیں خوش ما

پندرہ ہر ہی شبان کے درزے کی حضرت

لے تو وہ سرول مفرغ فرمایا جس کا ذکر روس کی

گزارچا لیکن اس کے لئے اسکے علاوہ

علیٰ کی حدیث لیکن عرفہ دراز سے اس

کے بعد روزہ رکھتے کو غیر محسن فرمادیاں

دن کے روزے اور اس رات کی عبادات

کا اہتمام اور رواج دینہار چلنیں میں

اسکیں راحت و رحمت ہے پرے یا اکثر

شبان کے روزوں کے علاوہ پندرہ ہر ہی

شبان کے درزے اور شبان کی پندرہ ہر ہی

لہیں ہیں۔

اس رات کے نیام اور عبادات

سنن و زانل کی ہے جو نماز سے بڑا اور

بدر ہیں پڑھی جاتی ہیں اور غالباً اُسی

روزے سے صرف شبان ہی کوچہ روزوں

کی بھی پہت نیلت بیان فرمائی ہے۔

چون کہ اشٹر تعالیٰ نے آپ کو عام

لگوں پر فعالیں پیدا کیے اس طرح فرمائی

ہیں، مارائیتہ فی شهر اکثر

منہ صیاماً فی شبان، یعنی

رمضان کے علاوہ دیگر مہینوں میں بہ

سے زیادہ روزے آپ شبان میں رکھتے

ہیں۔

بنقاہر اس سالم ہوتا ہے کہ آپ

شبان کے مہینے کا اکثریت میں رہتے

رکھتے تھے جسے حضرت مسلم راوی نے وہ سے

ہمیں اور حضرت عاشر مجتبی مسند اکثر

ایام سے تیری فرمایا ہے، جو ملکن ہے

پندرہ ہر ہی سال پر رسمی شبان اور

رکھتے تھے بکن جب صحابہ کرام نے اس کی

جائزت چاہی تو آپ نے فرمایا اور

فرمایا ایک مرتبی ایسی بیانی

دین و سبقیتی۔ مطلب یہ فاقہ اترم و رک

روں نے ہندوستان پر ۱۹۴۷ سال میں قبضہ کرنے کے لئے خفیہ منصوبہ تیار کیا ہے

تاریخ کا ہر طالب علم جانتا ہے کہ خیبر گذر واقعہ ہر فوج نے پانی پت آکر ہی دلمیاتھا

روں کی دوست ہی بھی بلکہ اس کے
اشارے پر نہیں بلکہ اس کے
نگتی ہے۔ مطلب یہ کہ روں کی
مقابلہ ہندوستان کے ساتھ مل کر کی جائے
کہ طرف اس کی کوئی ہمیں گرجانے۔

یاد رہے کہ نصف بھر۔ افسوس خار
دغہ سب روں نوادیں اور انہیں کوں
سے روں کام لے رہے ہیں۔ اگرچہ بخاست
پاکستان روں کے زیر اثر جلا گیا پھر جا
کا کیں جو کا، وہ کئے جو مدد کر رہے ہیں
نظر یا جو کا مقابله کر سکے جا کیں بلکہ روں کی
نے پیچے پیچے ہندوستان میں کیونکہ باطن
اور اپنے ہمدردیوں کے ذریعہ منصوبہ
کر رکھی ہے اور اس کے لئے ہندوستان
پیش قدیمی کو تیار کیا ہے۔

روں کے سب سے زیادہ دلچسپی
تلامت کرنا کا
خواہ مند ہے
ہندوستان پر قبضہ کرنے کے لئے
کہ روں کی
بیس سال منصوبہ تیار کیا ہے۔

عزم کو اچھی طرح سے جانتے اور کہجے ہیں۔
پاکستان کے اندر رکھنے پہلے میں روں کا
کوئی عرض نہیں ہندوستان کو کہتے ہیں
جو یہی کام ہے۔ بھتو کے بیٹوں سرخنی اور شاہ فر
کوکاں کی معروف جو روں کی مدد جویں کی
کوئی خلیم کو اسلوچ اور پس اور افرادی توں بھی
چاہتا ہے اور پاکستان پر بیانیں
کوئی خلیم کو اچھی طرح سے جانتے اور کہجے ہیں۔
روں کی فریم کر رہا ہے اور پاکستان پر بیانیں
سماں ہے کہ ہندوستان نے ناجنگ
روں کی گودیں نہ پلا جائے۔

شیر بجا بام
[۱۹۴۷ء] رابریل سندھ

ندوہ کی نمائش دیکھ کر

آپ کی نمائش دیکھ کر دیکھ رہے گیا۔ واقعی ندوہ نے دیکھی اور
روہانی انقلاب پیدا کیا ہے۔ وجدان دیکھ کے سچے ہماری امری
دولت میں اور ان کے تسلیم یا کاروباری ترقی کا انعام ہے۔ ان کی گلیوں
میں دانشور و حمل کی تکریبیدار، شام کا زہن رس، عارف کا وجدان یعنی
اور سصل کا قلب کہا رہا ہے اسی طرح لگے رہیں اور اپنے حسن عمل۔ دل کی فراخی
روح کی عفت اور نکل کی تباہی سے ندوہ کے مقامہ کو آگے رکھا۔
یہ کام شکل ہے لیکن کرنے کا ہے۔

ہر کو بر انداز مقاضی بود
بچھے یقین ہے مستقبل کی تیریان ہی کے ذریعے ہو گی۔
خواجہ احمد فاروقی

خطہ پیدا ہو گیا ہے اس لئے
ایران کے حفظ کی خاطر ایران کے
رکھتا ہے۔ پاکستان چاہتا ہے کہ روں کی
کارروائیوں سے صاف ظاہر ہے
کہ وہ چاہتا ہے۔ پاکستان جو کہ
روں کے اچھے طریقے سے اچھی طرح
حوالہ ہے اس کے تحت کہتے ہیں
کہ روں کی حفاظت کے لئے جو کہ
مسئلہ افغانستان

کے ہندوستان کے تیس دوست کے
انہار سے ہٹ کر بڑی معنی خیز بات تھی۔ اب
بڑا سال بعد جب کہ روں نے افغانستان
میں اپنی ذریعہ لا کو فوج جمع کر رکھی ہے اور
وپس جانے سے انکار کر رہا ہے تو سب
کی سمجھیں اُر بیا کے کہ اس کا مضمون مطلب کیا
تھا اور اس کے ارادے کیا ہیں؟ افغانستان

کسی نہ کسی طرح روکے۔ یہ بات
کہ روں بھی طریقے سے جانتے اور کہجے ہیں۔
پر جلد کے بعد جب روں فوجیوں درہ خیز
میں آگئیں تو پاکستان کو معلوم ہو گیا کہ روں
ہنفلوں تھیں ہے۔ سفارتی حلقوں
کیا جاتا ہے اسیں اور امریکی کی شجاعیں
وہ کسی سے ڈھکی چھپی ہیں ہے۔ الفاظ افغان
کو سب سے زیادہ دلچسپی ہندوستان
کی خلیم کو اسلوچ اور پس اور افرادی توں بھی
سے ہے اور اس نے ہندوستان پر قبضہ
کرنے کے لئے بیس سالہ منصبہ
تیار کیا ہے ایک ہندوستانی دریں
کو پاکستان کے سفید مقیم لندن سے
جو اس ہندوستانی جریئت کا دوست
ہے بڑے دو کے رکھ کر رکھ رکھ پاکستان
کرنے کے لئے بیس سالہ منصبہ
کھل کر کساتے اگلی اور روں کو امریکے
تیار نگ کی دی تھی کہ اگر اس نے پاکستان
کے خلاف کچھ بھی کارروائی کی تو امریکے
اس کی مد کو آئے گا۔

کہا جاتا ہے کہ روں کا یہی
نشانہ ایران ہے روں خیسی کی مت
اور ایران کی موقع خانہ جنگی کا
غلطی کی ہے۔ وہ روں کو نہ صرف
انتظار کر رہا ہے۔ اگر ایران میں
اپنا تندی پہنچی ہیں بلکہ اس
غلطہ فہمی کا شکار بھی ہیں کہ ہندوستان
کے خلاف روں کچھ بھی نہیں کرے گا
حالانکہ چین، مصر اور دوسرے
ملکوں کے ساتھ روں نے کیا کیا
وہ اچھی طرح جانتی ہے۔

سرحد پر روں نے دو لاکھ فوج
شڑی مر جی دیا لیکن گھر روں کو
پر نظر پہنچیں احمد ندوہ نے پکاش پیکن روں کو
امریکہ نے "سریع الحدک" یعنی
جلد سے جلد ایک مقام سے دوسرے
مقام پر لے جانے والی فوج تارکی
وہ اچھی طرح پانی پتے اکریبی دلمیاتھا

جمع کر رکھا ہے اور ایران والوں سے
روں برادر کے رہا ہے کہ چونکہ
تھے تو روں کے ساتھ تحریک "سریع
الحدک" کے لئے شامیں کیا کیا۔

خواجہ احمد فاروقی تیریان ہے اور
خواجہ احمد فاروقی تیریان ہے اور
خواجہ احمد فاروقی تیریان ہے اور
خواجہ احمد فاروقی تیریان ہے اور

خواجہ احمد فاروقی تیریان ہے اور
خواجہ احمد فاروقی تیریان ہے اور
خواجہ احمد فاروقی تیریان ہے اور
خواجہ احمد فاروقی تیریان ہے اور

خواجہ احمد فاروقی تیریان ہے اور
خواجہ احمد فاروقی تیریان ہے اور
خواجہ احمد فاروقی تیریان ہے اور
خواجہ احمد فاروقی تیریان ہے اور

خواجہ احمد فاروقی تیریان ہے اور
خواجہ احمد فاروقی تیریان ہے اور
خواجہ احمد فاروقی تیریان ہے اور
خواجہ احمد فاروقی تیریان ہے اور

میں اشٹر کے حضور گھر تھے ہو کر فراز را چھو
اسی لئے کہ اللہ تعالیٰ اسرات میں اسان
دنیا پر نزول فرنا تابے اور پھر اعلان فرنا
بے کوئی منفعت کا طالب ہے کہیں اس
کی منفعت کو دیں، کوئی طالب فرنا ہے
کہیں اس کو رزق عطا فراؤں، کوئی

صیحت زدہ مجھ سے غایبت طلب کرنے

والا ہے کہیں اسے غایبت سے فروز و زدہ

اس کے علاوہ اسی طرح کے اور اعلانات

جہاں اشٹر تعالیٰ کی جانب سے کہیں اسی

تھا کہ رکھتی ہے جو مجھ کے دل میں

اور پسچاہی کے لئے ایک طریقہ

کے ہے اسی طرح فرمایا پندرہ ہر ہی

شہر میں اس کے لئے ایک طریقہ

کے ہے اسی طرح فرمایا پندرہ ہر ہی

شہر میں اس کے لئے ایک طریقہ

کے ہے اسی طرح فرمایا پندرہ ہر ہی

شہر میں اس کے لئے ایک طریقہ

کے ہے اسی طرح فرمایا پندرہ ہر ہی

شہر میں اس کے لئے ایک طریقہ

کے ہے اسی طرح فرمایا پندرہ ہر ہی

شہر میں اس کے لئے ایک طریقہ

کے ہے اسی طرح فرمایا پندرہ ہر ہی

شہر میں اس کے لئے ایک طریقہ

کے ہے اسی طرح فرمایا پندرہ ہر ہی

شہر میں اس کے لئے ایک طریقہ

کے ہے اسی طرح فرمایا پندرہ ہر ہی

شہر میں اس کے لئے ایک طریقہ

کے ہے اسی طرح فرمایا پندرہ ہر ہی

شہر میں اس کے لئے ایک طریقہ

جمعیۃ الاصلاح کی ۶۸ سالہ دوسری علمی و تاریخی نمائش کی تفصیل

ترتیب: ڈاکٹر غیاث سنگھامی سندھی

ایک بہت بڑی کارکارہ ہے،

جهاد اور حماسی کو ٹھہرانا

ہے جو امت کو رہبری کریں گے۔

خدا کا شکر ہے کہ طلب کی اس اجنبی

بڑتے ہیں۔

۳۔ بنی محافف: یہ طلباء ندوہ

کی صافی حق کے لئے قائم ہے اور ہرسال

کے لئے مذکور ہے تو مجھ پر بھی آپ

ساتھ ساق تطبیک کا مول کا تحریر بھی حاصل

کر سکیں، تاکہ دعویٰ احمدی میدان میں

خوش اسلوب سے خدمت انجام دینے کے

زبانوں میں ہندو ہرمن ہند کے شمار

عبداللہ الحمار کے ساتھ فرمادا کہ

درستگری کی بدولت الاصلاح کی بوری

حاضر ہے واقعہ ہوتے ہیں اور پائی جاتی

ہے۔ ۴۔ حارکتب: یہ اجنبی کا بڑا

کی مسید اور ترویج کی استعداد پسکیں،

اور اسلامی تربیت، علم، فنا و دعویٰ حاضر

کی عباری زبان و ادب کے ذریعہ دین کی

تفہیم و تشریح اور ملت کی رہنمائی کا فرض

ان کی تعداد پر ہزار (۵۰۰۰) ہے۔

یہ کتبہ پڑھتے: سیرہ ابی، الفاروق

اور المامون کے حصہ اپنے وقت کے

حقیق، ندوہ کے اولین معمتم تعلیم علمی

شبیل شافعی مدنے اپنے دشوروں کی طبق

ندوہ کو پیش کرتے ہیں۔

ابھی اس نماش کے ساتھ بھی پر بڑا

شامل رہا۔ اور پروفیسر نذر رحمہ سالنی صدر

حکیم عبد القوی صاحب دریا آبادی، جانب

جو انہوں نے باہم جا کر اپنے شرکت

جسے ڈی. ٹی. ٹیواری ملک گڑھ اور ڈاکٹر ازاد

یا سال نیا پیغام لے کر آیا اور عملی شکل

روایت۔ "مولانا عبدالماجد ریاضی دزرا

کے مفتی تعلیم علامہ شبیل شافعی کے لئے دارالعلوم

کے ایڈیشن میں" روس میں خطابات

ہدید صائل کے موضوعات برگزیدہ مقام

الاصلاح میں سے ایک موزوں رکن کیوس کا

عادی بی جاتے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں ہمارا

ٹرینر تکریب ہے کہ:

"فقام تعلیم و تربیت میں ہمارا

سیاست کے سیاہ، اور سیاسی بازی کی

کاروبار میں ہمارا

دشمنی کے ساتھ میں ہمارا

ارشاد فرماتے ہیں۔ و رضوان من اللہ
اکبر۔ پہاں پر رضا کو جنت سے اکبر فرمایا
ہے اس سے معلوم ہوا کہ بڑی چیز یہی ہے
اس اکبر کی تحصیل کے لئے ذریعہ بھی اکبر
ہونا چاہئے، سو فرماتے ہیں :

وَلَذْ كَرَ اللَّهُ أَكْبَر
معلوم ہوا کہ وہ ذریعہ ذکر اشتبہے
م احکام پر عمل کرنے سے ذکر اشتبہی
محدود ہے۔

بِقِيَهِ ص: ۲

پر روشنی ڈالنے مورے نارینی جائزہ لیا
ن کا مقابلہ تحقیقات و معلومات سے لبریز تھا
جس سے پہاں کے اس آئندہ دطلبہ نے خاطر خواہ
فائدہ اٹھایا۔

شب کے آٹھ بجے جناب نثار احمد حسن
فاروقی، دہلی یونیورسٹی نے "ہندوستان
یں تصوف اور نئے حالات و مسائل" کے
عنوان پر اپنامعاشر پیش کیا اور تصوف کی
حقیقت و مانیسیت پر روشنی دالتے ہوئے
یہ کہ آج کے دور میں تصوف اہلیٰ قی و
معاشرتی سدھار کا ذریعہ بن سکتا ہے یکونکہ
افراد و معاشرے کی خرابی اور بگار میں
قدر مشترک جو چیز پائی جاتی ہے وہ ہے

جو جز اُنکھوں کے سامنے ہے اور جو جز
غلاب ہے نظر کے سامنے نہیں ہے طبیعت
اس اخلاق کا اثر لئی ہے۔ طبیعت کا
خاصہ ہے اس سے کوئی تھان نہیں۔

ایک طالب نے غرض کیا کہ نماز میں
جمائی آتی ہے۔ فرمایا حدیث شریف میں
جو آیا ہے کہ جمائی شیطان کی طرف سے
آتی ہے اس سے تمام جائیں مراد نہیں ہیں

س کل کہ یہ لکھی (خیالات ناسد) امہ قلب
کے اندر نہیں باہر ہے جو اندر بھی نظر آتی ہے
سان بنے اختیاری خیالات کا مقابلہ نہیں ہیں۔
لکھ مطمئن رہے، زر الالغات نکھلے اس

از خود انشاء اللہ تعالیٰ دفع حیالات طارہ مرتباً ہو جاتی ہیں کوئی رفتہ رفتہ ہی۔ لیکن ان کا زنگ ان طبیعی کیفیات سے بالکل حد اکانہ ہوتا ہے اور وہ روحی اطمینان لا ہو جائے گا۔ دفع میں زیادہ مبالغہ نہ کرو ۔

راہد حیث مدد وی سزا کے دینے والی میں افضل شریوں کی
تصنیفات ایک طرف فرض سے سعید الحکیم
و صرفی مولت تصنیفات کی پہلیت کے لئے اس
اولادت، (ڈپٹی نور) افس وار، بہایت
وزیر سے لیکائے گئے تھے جسے الیک نظر
کیا کر کرالا ہے کہ اسکی اخراج الائچہ میں

دوسرا میتوں کی خطبات

ساعین کی ایک بڑی تعداد گیلریوں میں
کھڑی تھی، تھیک ساڑھے یا نئے یعنی حضرت
مولانا بندھلہ اور ہمہ ان گرام کی آمد پر
تلاوت کلام باری سے جلسہ کا آغاز ہوا،
اور اس کے بعد دارالعلوم کے کمپنیوں نے
اپنے مخصوص انداز میں ترازوں ندوہ پیش کرنا
شروع کیا۔

جو سازی ہیاں پر تھیں تھیں کہ ہم کا ساز ہے؟
سینوں میں جو بھی راز ہیاں دراصل جمازی راز ہے وہ
جو کوئی نہیں ہے اور یہاں بجادو سے بھری اواز ہے وہ
جودل نہ کچھ اس کی جانب سوز بہ سماز ہے وہ
ساز ہم پر صداقتوں کا حمال بخشنے والا
نفر ساعین کو اپنی طرف متوجہ کئے ہوئے تھا
اور سوز و ساز کی حرارت دلوں کو پھٹا رہی
تھی۔ ترانہ ندوہ کے بعد حضرت مولانا بندھلہ
نے خصوصیت سے طلبہ کو خطاب فرماتے
ہوئے حصول علم اور اس کی ایمیت پر شومنی
ڈالی اور علم و عمل کے ارتباط اور اس کی
حالمیت و مفہومیت کے لئے نصیحت فرمائی۔

بعد نماز مغرب یہ بخشش کو ڈال کر
غیر احمد صاحب (مسلم یونیورسٹی) نے اسلام
اور علمی روایات کے عنوان پر اپنا مقالہ
پیش کیا، اساتذہ اور طلبہ کی تعداد اس بار
پہلے سے بھی کچھ زیادہ محسوس ہو رہی تھی اور
ابن جعیۃ الاصلاح کے سامنے کالان بھی
بھرا ہوا تھا، جناب نذیر احمد صاحب نے
مختلف علوم میں مسلمانوں کی تصنیفات اور
ان کی علمی خدمات کا تاریخی جائزہ پیش کیا
اکتوبر نے اپنے مقابلہ مسلمانوں کی تصنیفات
کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ دنیا کی بیشتر بڑی
لابریوں مسلمانوں کے علمی مخطوطات سے
بھری ہوئی ہیں اور دنیا کے علم و فن نے ان
سے بھر پر رونشی حاصل کی ہے، موصوف
کے پرمغزا اور پرمحلہ مطالعہ طلباء
دارالعلوم کو استفادہ کا موقع ملا، مقابلہ
کے افتتاح پر مولانا ابوالعرفان صاحب نے دی
(صدر کتبۃ الشریعۃ) نے جناب نذیر احمد صاحب
کا شکر پر ادا کرنے ہوئے ان کے قیمتی مقابلہ
پر تبصرہ فرمایا جس سے حاضرین مزید مستفید
و محفوظ ہوئے۔

ہر اپریل ۱۰ نوکری دن میں علمی نمائش کا
افتتاح ہونا تھا۔ جمعیۃ الاصلاح کی بالائی
ہر اپریل کو دریجہ بیان اور ایک علمی نمائش
کا انعقاد کیا گیا جس کا تعلق ندوہ الحمد، کی
دینی علمی و تھقافتی روایات و خدمات سے
تھا جس میں خصوصیت سے اپنے ندوہ
کی اون گروں بیانی، ادبی و تاریخی، تصنیفات
کا جائزہ لیا جانا تھا جو دین حق کی اشاعت،
انسانیت کی جاہے سازی، اور ملت کی تیزازہ
بندی میں نہایاں رول ادا کرتی رہی، اس،
اس موقع پر ترسیمی خطبات کا پروگرام بھی
رکھا گیا تھا جو ندوہ الحمد میں اپنادے سے ہی
رائج ہے اور اس کے لئے جناب ڈاکٹر نذیر
احمد صاحب، صدر مشعبہ فارسی علی گڑاہ یونیورسٹی،
جناب پروفسر جے گوبال تیواری ایس اوی،
کالج علی گڑھ، جناب حکیم عبد القوی صاحب
مریر ہدفی جدید، اور جناب شمار احمد
فاروقی صاحب دہلی یونیورسٹی، خصوصی
دعوت نامہ پر تشریف لائے، دارالعلوم میں
توسیع خطبات کے سلسلہ میں ہندو ہیروں بند
کے مقابلہ ایل علم اور صاحب نظر حضرات کو
دعوت دیکھاتی رہی ہے اور ہر کتف نکر دخال
کے لوگوں کو ہیاں پوری آزادی کے ساتھ
اپنی بات کہنے کا حق دیا جاتا رہا ہے اور اس
کے لئے ندوہ الحمد کا دروازہ پیش کھل رہا
ہے اور اس کا صحن کسی کے لئے تنگ ہیں ہوا
ہے، خواہ وہ کسی ملک و عقیدے سے تعلق
رکھنے والا ہو، یہ ایک دوسرے سے فرب
ہونے، ایک دوسرے کو سمجھنے اور پر کھنے
کا ذریعہ بھی ہے اور علمی و فکری افادة
استفادہ کا وسیلہ بھی، البتہ یہ ضروری
ہیں کہ کسی کے عقائد و نظریات اور فکر و
خیال سے مکمل اتفاق ہو جائے، یا کسی
کی رائے سے سمجھو تو کر لیا جائے بلکہ "خذ
ما صفا و دع ما کدر" ہیاں کے
ملک کا جز ہے۔

۳ اپریل بعد نماز عصر، مری جلیل،
ناظم ندوہ الحمد مولانا بابو اکسن علی
ندوی مذہلہ کے با برکت کلمات سے اس
پروگرام کا افتتاح ہزنا تھا، ملکا دارالعلوم
کا پر انتیاق، بحوم جمعیۃ الاصلاح کے دیسے
دغیرین ہاں میں پہلے ہی سے موجود تھا اور
ساعین کی اتنی بڑی تعداد پر ابن جعیۃ میں اضافہ
بال اپنی تنک دامائی کا اٹھا کر رہا تھا اور
"ابن جعیۃ الاصلاح" کی جانب سے ۳۰

جھنے میں طلباء ندوہ کے وہ علمی رسائلے اور
یکنی ترتیب دے لئے تھے جو عین
الصلاح کی (بزم صفات کی) جانب سے
ہمیشہ نکلتے رہے ہیں۔ ہال کے اندر کی ترتیب
و نزدیں ایک برخشن اور در بانظر چیز
کر رہی تھی۔ مادر علمی اپنی گرد میں مرنوں
کی رعنایاں سمجھتے ہوئے تھی اس کی گود
اپنے فرزندوں کی کوششوں اور صلاحیتوں
کے رنگ برلنگے بھولوں سے بھری ہوئی تھی
جس کی خوبیوں سے دنیا عطر بیز ہوتی رہی ہے
حضرت مولانا کی معیت میں ہمان کرام
اساندہ دارالعلوم اور کچھ مخصوص طلبہ ہال
میں موجود تھے اور پیش منظر کی ایک ایک چیز
دعوت نظارہ دے رہی تھی ہے
نگاہ دامن دل می کشد کر جائیں جاتے
اور لوگ دیکھنے میں محنتے ابھی دامن دل
پر نگاہ کی گرفت ڈھیلی بھی نہیں ہوئی تھی
کہ ایک طالب علم نے مولانا محمد ثانی حسني
مرحوم کی نظم "تحریک ندوہ" پر سین انداز
اور موثر لے ایس ڈھنا خروع کی۔

نذیر احمد صاحب (مسلم یونیورسٹی) نے "اسلام اور علمی روایات" کے عنوان پر اپنا مقالہ پیش کیا، اس آنندہ اور طلبہ کی تعداد اس بار پہلے سے بھی کچھ زیادہ نمکوس ہو رہی تھی اور انہیں جمعیۃ الاصلاح کے سامنے کالان بھی ہبرا ہوا تھا، جناب نذیر احمد صاحب نے مختلف علوم میں مسلمانوں کی تصنیفات اور ان کی علمی خدمات کا تاریخی جائزہ پیش کیا انہوں نے اپنے مقالہ مسلمانوں کی تصنیفات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ دنیا کی جیشِ بری لا بُرْبُریاں مسلمانوں کے علمی مخطوطات سے بھری ہوئی، میں اور دنیا کے علم و فن نے اُن سے بھر پر روتتی حاصل کی ہے، موصوف کے پرمغزا در پُر از معلومات مقالہ سے طلباءِ دارالعلوم کو استفادہ کا موقع ملا، مقالہ کے اختتام پر مولانا ابوالعزفان صاحب نے دی (صدر کلیٰۃ الشریعۃ) نے جناب نذیر احمد صاحب کا شکر پر ادا کرتے ہوئے ان کے قیمتی مقالہ پر تبصرہ فرمایا جس سے حاضرین مزید مستفید و مخطوط ہوئے۔

۵۔ اپریل ۱۰ نوکے دن میں علمی نمائش کا افتتاح ہونا تھا "جمعیۃ الاصلاح" کی بالائی

لے تو کوں لو یہاں پوری ازادی کے ساتھ اپنی بات کہنے کا حق دیا جاتا رہا ہے اور اس کے لئے ندوۃ العلما کا دروازہ پیش کھلا رہا ہے اور اس کا صحن کسی کے لئے نگہ نہیں ہوا ہے، خواہ وہ کسی مسلک و عقیدہ سے تعلق رکھنے والا ہو، یہ ایک دوسرے سے فربہ ہر نے، ایک دوسرے کو سمجھنے اور پر کھنے کا ذریعہ بھی ہے اور علمی و فکری افدادہ استفادہ کا وسیلہ بھی، البتہ یہ ضروری نہیں کہ کسی کے عقائد و نظریات اور فکر و خال سے مکمل تفاق ہو جائے، یا کسی کی رائے سے سمجھوتہ کر لیا جائے بلکہ "خذ ما صفات دع ما کدر" یہاں کے مسلک کا جزو ہے۔

۳۔ اپریل بعد نماز عصر، مری جلیل، ناظم ندوۃ العلما رمولانا بدابوکسن علی خدروی مظلہ کے بابرکت کلات سے اس پر وگرام کا انتخاب ہزنا تھا، طلباءِ العلم کا پر اشتیاق، جموم جمعیۃ الاصلاح کے دیسے دعویٰ پس ہال میں پھٹے ہی سے موجود تھا اور سامعین کی آئی بری تعداد پر انہیں کا وسیع بال اپنی تیک دامانی کا اٹھا، غریب رہا تھا اور

اجمن کی علمی و ثقافتی شعبوں پر مشتمل ہے، اس انہیں کے تحت ایک لا بُرْبُری ہے جس میں منتخب کتابوں کا ذخیرہ، جو طبلہ کو مختلف موضوعات پر وابستہ معلومات ہم پہجا سکے، اور تحریر و تقریر کی مشق کے لئے بھی مواد فراہم کر سکے، جس سے ظاہر جب استطاعت فاحدہ اٹھاتے، اس، اس کے داراللطائف میں اخبار و رسائل کی فراہمی کا بھی حصہ احتفام ہے جس میں پسروں ہند کے جیاری اخبار و رسائل منکلے جاتے ہیں، انہیں الاصلاح کے دیسے ہال میں مختلف دینی و علمی مرضوں پر تحریر و تقریر کی افادہ مشق کا ہفتہ وار پروگرام ہوتا ہے، جس سے اُن کی علمی سرگرمیوں میں اضافہ ہوتا ہے اور تحریر و تقریر کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے، جو علم کے استعمال کا رائج اور مشرذر یہ میں واہیں انہیں کے تحت طلبہ میں درج بھی علمی دینی و ثقافتی سرگرمیاں پیدا ہیں، جو کردار سازی میں اہم روپ میں داکر تیں۔

"انہیں الاصلاح" کی جانب سے ۲۰

ایک طالب نے لکھا کہ،
 ”ابنے ایک مرض کا حال آج خاص
 طورے عرض کرنا چاہتا ہوں۔ پہلے لوگ
 اس کو دل کی کمزوری یا احتلاج قلب ہتے
 تھے۔ آجکل بالعلوم ضعف اعصاب سے نیبر
 کرتے ہیں۔ ربخ دراحت، خوشی و غم کی
 ہر شے سے بے حد تاثر ہوتا ہوں۔ دین و
 دنیا کے ہر کام میں گھبرا یا ہوا سارہتا ہوں
 ہر بات میں جلد بازی راضی اضطراب رہتا ہے
 طبیعت تلب و سکینہ جس کو کہا جاتا ہے اس
 سے بالکل محروم ہوں۔ خراہ وقت کافی موجود
 ہو اور کوئی خاص کام بھی نہ ہوتا بھی نماز
 وظیفہ وغیرہ کو اس طرح عجلت کے ساتھ ختم
 کر دینا چاہتا ہوں کہ یہ کوئی آفت اُرسی
 ہے۔ مدتوں سے ارادہ کرنا ہوں کہ توجہ و
 بکسوں کچھ پیدا ہو لیکن بس یہ ارادہ ایک
 آسمانی کا ہے۔ ایک انسان کو کہا جائے۔

ایک ہے اس سے نام جایاں مراد ہیں ہیں
 اگر تمام جایاں شیطان کی طرف سے ہو تو اس
 تو حدیث میں یہ ہوتا کہ تمام جایاں شیطان
 کی طرف سے آتی ہیں۔ تمام کا الفاظ حدیث میں
 نہ ہونا خود یہ تبلانا ہے کہ اگر نماز میں ذوق
 دشوق ہو اور اس حالت میں جمالی آئی تو
 شیطان کی طرف سے نہ سمجھنا چاہئے بلکہ وہ
 اسباب عادی ہے۔

فرمایا شیطان جو مرد در ہوا اس کی
 وجہ یہ ہے کہ سالک محض تھا۔ جذب مجت
 کا مادہ اس میں بالکل نہ تھا اور اگر جذب
 و محبت ہوتے تو ایسی بے ادبی کا اعتراف
 نہ کرتا۔ سالک محض کی حالت خطرہ سے
 خالی ہیں۔ لوگوں کو چاہئے کہ مادہ جذب
 و محبت کا بھی پیدا کریں جس کا طریقہ کثرت
 ذکر و صحبت اہل محبت ہے۔

سکون اس طبعی اضطراب کے ساتھ جمع
 ہو سکتا ہے اور ہوتا ہے اور آپ میں
 بھی جمع ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ اگر
 خدا کی راہ میں آپ کی جان کا مطالبہ ہوئے
 گئے اور مطالبہ کے بجا ہونے میں کوئی
 احتمادی شبہ بھی نہ رہے کیا اس وقت
 آپ کی رائے میں کچھ تراحم پیدا ہو گا۔
 یعنی کیا آپ پس و پیش میں پڑھائیں گے
 یا فوراً آپ اپنے لئے قطعی فیصلہ کر لیں گے
 کہ جان حاضر کر دینا چاہئے حالانکہ وہ تو
 آپ سے کہیں گے کہ اگر جان دے دی تو
 فلاں فلاں ہمارے کام رک جائیں گے یا
 بکڑا جائیں گے مگر پھر بھی وہ دسوے آپ
 کے اس عزم و ارادہ کو جان دے دینے
 کے بالکل ضعیف ہیں کہ سکیں گے۔ یہ ہے
 وہ اطمینان جو روح کی صفت ہے اور
 نفعہ تعالیٰ آپ کو حاصل ہے۔ اللہ ہن

ادھر دلپ یا اید ادھر دلپ سے رہا تو
قام رہتا۔ بار بار ارادہ کرنے سے بھی شرم
آتی ہے۔ وساوس و خطرات کا سچوں رہتا ہے،
مولانا تھانویؒ نے اس کا جواب لکھا کہ،
”آپ یکوں مذہب و نسلف کو مخلوط کرنا
چاہتے ہیں۔ مذہب نے اعمال و مخالع کا مختلف
بنایا ہے یعنی آپ کو مذہب پر حکم دیتا ہے کہ
آپ اپنے عمل اور عقیدہ پر رکھیں۔ اصطلاحی
معنوں میں طلبائی اور سکین اور توجہ اور کسوں
کیفیات یعنی سکون و طبائیت کو آپ نے
لکھا ہے کہ وہ آپ میں نہیں ہیں بلکہ ان
کیفیت کی ضد یعنی افسطراب۔ بے چینی۔
گھبراہٹ وغیرہ آپ میں ہیں ان کا تعلق
مادی راحت اور مادی کلفت سے ضرور
ہے تو اس کا علاج طبی سُلْد ہے یعنی
ڈاکٹر اور حکیم سے رجوع کرنے کا نہ کر
دنی سُلْد ہے۔“

جنت کا سوال اسٹرے کیوں کیا گیا ہے
جواب یہ ہے کہ اس سوال کی شالائی
ہے جسے کوئی سوال کرے کہ فلاں چب
سے کہاں ملاقات ہوگی۔ اس کو جواب
لے کر جنت کے باغ میں۔ اس پر دشمن
باغ میں جانے کا آرزو مند ہو تو حقیقت
یہ وہ باغ مفہود بالذات یعنی اصل
ایک طالب نے لکھا کہ
”ہر وقت اس بات کا شوق اور
دل آرزو درستی ہے کہ جس طرح افسروں
اور بڑے بڑے حکام کے سامنے ہمایت
ادب اور عاجزی اور خون سے غاموش
کھڑے ہوتے ہیں اسی طرح ہر وقت خدا
تو ان کا خلا رہا گے اور نمازیں تو
جے کہتے ہیں وہ نہ تو مفہود ہے نہ اس کے
انتظار کی اجازت مذہب دیتا ہے کہ جب
تک طالبینت۔ سکینہ۔ توجہ اور میسوئی ز حاصل
ہو جائے اس وقت تک عمل اور عقیدہ کو
چھوڑے رکھو۔ یہ اضطراب۔ گھبراہٹہ جلد
بازی اور بے چینی۔ یہ نفس پر گندنے والی
بائیں۔ یہ دسوے اور خطرات آپ کے اصل
کے ایک بڑے کرخٹے ہیں۔

مخصوصاً نہ ہو گا بلکہ مخصوصاً دہ صاحبیں
مگر چونکہ وہ بارغ میں دیکھ لیں گے اس لئے
اس کی تباہی ہے جو اس مقام پر ہے
ہی۔ اسی طرح حرمت شریف میں مخصوصاً
رضا ہے جس کو جنت کے پہلے ذکر فرمایا ہے
مگر چونکہ اس حصول جنت میں ہو گا مہذا
جنت کا بھی سوال کیا گیا۔ حق تعالیٰ بجا ہے
حضرت یہ حال ہونا چاہلے یہ لیکن یہ بات عالیٰ
ہنسی ہوتی ہے
”مولانا تھاڑی“ نے اس کا
جواب لکھا کہ
”سرسری طور پر کوشش حاری
رکھئے اور ایسا نہ ہونے سے غم نہ کیجئے۔
بلعاعاً غائب اور مشاہد س فرق ہے (تعجب)